لغو چیزوں سے الگ ہوتی ہے اس لئے اس پر تلاوت قرآن فی نفسہ جائز ہے۔(آلات جدیدہ ۱۶۱)
اس لئے اس پر موبائل ٹونز کی جگہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ' اللہ اکبر یا دوسرے آیات کے نصب کو اس پر قیاس نہیں کیا جاسکتا' کیونکہ احکام کا ترتب مقاصد پر ہوتا ہے۔ الامور بمقاصدھا (شرح المجلد)

جناب مفتی صاحب' دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔
گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مردان سے ایک سالانہ رسالہ ''شفق'' شائع ہوتا ہے اس میں ایک صاحب نے امام اعظم ابوحنیفہؒ کی کنیت کے بارے میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں مضمون نگار نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ جس سے معلوم ہوتا کہ امام صاحب اپنی کنیت ایک خاص شرط کی وجہ سے اپنی بیٹی کے نام رکھی ہے' مضمون کی فوٹو کاپی لف ہے۔ برائے مہربانی اس بارے میں حقیقت حال سے آگاہ فرمائیں۔ کیا یہ واقعہ درست ہے' اور کیا اسی وجہ سے امام صاحبؒ اپنی کنیت رکھی تھی یا نہیں۔ اور امام صاحبؒ کی بیٹی تھیں یا نہیں۔ ہم نے سنا ہے کہ امام صاحبؒ کا صرف ایک بیٹا تھا کیا یہ صحیح ہے؟

دعاؤں کا طلب گار

واحد میر (ہوتی مردان)

الجواب باللہ التوفیق

امام اعظم ابوحنیفہؒ کی کنیت کے بارے میں مختلف روایات کتابوں میں مذکور ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کی ایک لڑکی تھی جس کا نام حنیفہ تھا۔ تو اس نام کی وجہ سے آپ کی کنیت ابوحنیفہ مشہور ہوگئی۔ مگر اس روایت کو صاحب الخیرات الحسان علامہ ابن حجر مکیؒ نے رَد فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ لیس لہ ذکرو لاانثی غیر حماد (الخیرات الحساس) آپ کی کوئی بیٹی نہیں تھیں اور نہ حماد کے علاوہ کوئی بیٹا تھا۔ اسی طرح علامہ خوارزمی اور دوسرے محققین سے بھی یہی روایت ہے کہ امام صاحب کے یہاں صرف ایک لڑکا تھا جس کا نام حماد ہے' اس کے علاوہ کوئی دوسری اولاد نہیں۔ (تذکرہ النعمان اردو ص ۷۳)
بعض لوگ کہتے ہیں کہ عراقی زبان میں حنیفہ دوات کو کہتے ہیں' چونکہ امام صاحب ہر وقت اپنے ساتھ دوات رکھتے تھے' قلم اور دوات سے آپ کا گہرا لگاؤ تھا۔ اس لئے آپ کو ابوحنیفہ کہا جانے لگا۔ (تاریخ بغداد ۳۴۷/۱۳ بحوالہ مکانۃ الامام ابی حنیفہ بین المحدثین ص ۳۹) مگر یہ قول محض قیاسی رائے ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ

یہ کنیت تفاولاً اختیار کی گئی ہے۔ جیسے عموماً ابوالمحاسن' ابوالحسنات' ابوالکلام وغیرہ کنیتیں رکھی جاتی ہیں۔ تو حنیفہ حنیف کا مونث ہے۔ حنیف دراصل اس شخص کو کہا جاتا ہے جو سب سے کٹ کر اللہ تعالیٰ کا ہوکر رہے۔ اسی وجہ سے غلط دین سے ہٹنے اور کٹ کر اسلام اختیار کرنے والے شخص کو حنیف کہا جاتا ہے۔ اسلام کو دین حنیف اور ملت حنیفہ کہتے ہیں۔ حتیٰ کہ تخفف مسلمان ہوجانے کے مترادف ہونے لگا ہے' چونکہ امام اعظم ابوحنیفہ میں دین حنیف اور ملت حنیفہ کی خدمت کا جذبہ وشوق شروع ہی سے تھا اور اسی جذبہ وشوق کی بناء پر آپ نے تمام فنون کی تکمیل کے بعد فن کاری کے لئے علم الشرائع کو اپنایا جس کے ذریعے پورے دین کی خدمت ہوسکے جس سے مراد علم الفقہ ہے۔ اس لئے آپ نے ان ہی لطیف احساسات کے اظہار کی خاطر بربنائے تفاؤل اپنی کنیت ابوحنیفہ تجویز فرمائی جو اصل میں ابوالملۃ الحنیفہ ہے۔ (امام اعظم اور علم حدیث ص ۸۱' ۸۲)

علامہ شبلی نعمانیؒ نے بھی لکھا ہے کہ امام کی کنیت جو نام سے زیادہ مشہور ہے حقیقی کنیت نہیں ہے۔ امام کی کسی اولاد کا نام حنیفہ نہ تھا۔ یہ کنیت وضعی معنی کے اعتبار سے ہے' یعنی ابو الملة الحنيفة' قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے خطاب کرکے فرمایا ہے (فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا) ترجمہ: سو ابراہیمؑ کے طریقہ کی پیروی کرو جو ایک خدا تعالیٰ کے ہوچکے تھے (سورہ آل عمران آیت ۹۵) امام ابوحنیفہ نے اس نسبت سے اپنی کنیت ابوحنیفہ اختیار کی۔ (سیرت النعمان ص ۲۰) اور یہی رائے دل کو لگنے والی ہے۔ جہاں تک عقلمند لڑکی (''شفق'' ۹۱۔۱۹۹۰ ص ۶۸' گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مردان) تحریر انعام اللہ جان کے مضمون میں درج شدہ واقعہ کا تعلق ہے تو مستند کتب تاریخ اور معتبر ذرائع سے اس کا کوئی ذکر نہیں اور نہ اس کا کہیں تذکرہ ہے اس لئے امام اعظم ابوحنیفہ کے بارے میں اس قسم کے بے سروپا واقعات سے پرہیز کرنا چاہیے۔ امام صاحب کی عظمت شان ثابت کرنے کے لئے مستند واقعات بکثرت موجود ہیں جن کو ذکر کیا جاسکتا ہے۔

هذا ماظهر لي والله اعلم

مختار اللہ حقانی

خادم دارالافتاء وشعبہ تخصص فی الفقہ

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک'

خط کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے

آپ اپنے مضامین بذریعہ ای میل اس ایڈریس پر بھی بھیج سکتے ہیں: editor_alhq@yahoo.com